از عدالتِ عظمیٰ

شری جے پی ایس سروہا و دیگر

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 10 اپریل، 1997

[کے راما سوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

ترقی-محکمے کی سہ رخی تقسیم-ملازمین کا تبادلہ اور دیگر محکموں میں تعیناتی-مرکزی محکمہ میں ترقی کے امکانات میں تیزی-اس بنیاد پر دوبارہ منتقلی کی درخواست کرنے والے منتقل شدہ ملازمین-ٹریبونل نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا-اپیل پر مداخلت کی ضمانت دینے کے لیے کوئی ناانصافی نہیں کیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1239، سال 1987۔ سی۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے او اے نمبر 173، سال 1986 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے بی ساؤنڈر راجن اور ٹی ایل گرگ۔

جواب دہندگان کے لیے پی پی ملہوترا، وائی پی مہاجن اور سی وی ایس راؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پرنسپل بینچ، نئی دہلی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 30 مئی 1986 کو او اے نمبر 173/1986 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حیثیت یہ ہے کہ اپیل نمبر 1 کو جونیئر سائنٹفک اسسٹنٹ، گریڈ-II کے طور پر 30.10.1967 پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہیں یکم اپریل 1970 کو مستقل بنا دیا گیا اور دفاع ریسرچ اینڈ

ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن میں 1.10.1973 پر سینئر سائنٹفک اسسٹنٹ کے طور پر مزید ترقی دی گئی۔ اسی طرح، دوسرے اپیل کنندہ کو جونیئر سائنٹفک اسسٹنٹ، 6.6.1967 پر گریڈ I کے طور پر مقرر کیا گیا اور اسے یکم اپریل 1970 کو مستقل بنا دیا گیا۔ انہیں 25.3.1971 پر جونیئر سائنٹفک اسسٹنٹ، گریڈ I کے طور پر ترقی دی گئی۔ انہوں نے دفاع ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (DRDO) میں جاری رہتے ہوئے تمام عہدوں پر فائز رہے۔ اس کے بعد، 1976 میں، تکنیکی کمیٹی (انجینئر اسٹورز) تشکیل دی گئی اور اسے ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن کے ماتحت منتقل کر دیا گیا۔ انہیں اس محکمے کے اندر منتقل کر دیا گیا اور وہ مذکورہ محکمے میں ہی رہے۔ 30 جنوری 1979 سے محکمہ کو DRDO، ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن اینڈ ٹیکنیکل کمیٹی (انجینئرز اسٹورز) کے طور پر مزید تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ DRDO میں ترقی کے امکانات میں تیزی آئی ہے۔ لہذا اپیل گزاروں نے ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن سے DRDO کو وطن واپسی کا دعوی کیا۔ چونکہ جواب دہندگان کی درخواستوں کو قبول نہیں کیا گیا، اس لیے انہوں نے ٹریبونل میں او اے دائر کیا۔ ٹریبونل نے او اے کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اتفاقی حالات کی وجہ سے انہیں ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن اور ٹیکنیکل کمیٹی (انجینئرز اسٹورز) میں تعینات کیا گیا ہے۔ چونکہ تین حصوں میں تقسیم ہونے سے پہلے مشترکہ سنیارٹی برقرار رکھی گئی تھی، اس لیے انہیں ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن کے کنٹرول میں رہنے کی کوئی شکایت نہیں تھی۔ تین حصوں میں تقسیم کے وقت، اگرچہ محکمہ نے گریڈ-I لیکن گریڈ-II افسران کے لیے اختیار طلب کیا تھا، لیکن ایسا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے کہا کہ یہ ان کی خواہشات کے خلاف ہے۔ انہیں منتقلی والے محکمے میں تسلسل کا شکار نہیں کیا جا سکتا اور اس لیے وہ ترقی کے تمام فوائد کے حقدار ہیں۔ جب DRDO میں ان سے جونیئر شخص کی تصدیق ہوئی اور اسے اعلی عہدے پر ترقی دی گئی تو اپیل گزاروں نے برابری کا دعوی کیا۔ تنازعات کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو سوال غور و فکر کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل گزاروں کی DRDO کو منتقلی مداخلت کی ضمانت دینے والی کسی واضح غلطی سے خراب ہوتی ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ ابتدائی طور پر DRDO اور ڈی جی آئی دو الگ الگ عمل تھے۔ تکنیکی کمیٹی میں خدمات کے سلسلے میں، اہلکار اپنے تفویض کردہ متعلقہ فرائض انجام دے رہے تھے اور اس میں موجود اہلکاروں کو ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن کے انتظامی کنٹرول میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ پورے ونگ کو ڈائریکٹر جنرل آف انسپیکشن کے کنٹرول میں منتقل کرنے کے بعد، ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ

وہاں کام کرنے والے اہلکار محکمہ میں ہی رہیں گے۔ یہ اختیار کی بنیاد پر ملازمین کی ایک محکمے سے دوسرے محکموں میں منتقلی کا معاملہ نہیں ہے۔ ایسے حالات میں، اگرچہ ان افراد کی تقرری اُن کے بعد عمل میں آئی جب وہ اب بھی DRDO ڈیپارٹمنٹ کے تحت خدمات انجام دے رہے تھے، وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی ہے۔ ان حالات میں، ہم سوچتے ہیں کہ ٹریبونل کی طرف سے مداخلت کی ضمانت دینے والے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اگر انہیں کوئی حقوق دیے گئے ہیں اور اسی طرح کے اہلکاروں کو تیز تر ترقی دی گئی ہے جو بنائے نالش ایک مختلف سبب ہو گا۔ اپیل گزار قانون کے تحت دستیاب دادرسائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے آزاد ہوں گے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔